8561

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفتیانِ کرام شرع متین، دینِ حنیف اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں،

مسئلہ یہ ہے کہ بندہ "حوالہ" کا کام کر رہا ہے اور دورانِ حوالہ کونسی وہ شرائط ہیں جن کے پائے جانے کی وجہ صورت میں حوالہ ممنوع رہتا ہے اور جن شرائط کے پیشِ نظر "حوالہ" جائز ہے انکی بھی تفصیل مطلوب ہیں تاکہ بندہ اپنے کاروبار کو شرعی اصولوں کے مطابق چلائے۔

مستفتی لطف اللہ مکین صدر کراچی

03007009003

جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۳۳۱/۲۷
مورخہ ______
جامعۃ العلوم الاسلامیہ ... کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

ہنڈی کا کاروبار اور معاملہ تین شرطوں کے ساتھ جائز ہے:

(۱) جس مجلس میں یہ معاملہ کیا جارہا ہو اسی مجلس میں دونوں میں سے کوئی ایک شخص اپنی رقم پر قبضہ کرے، لہٰذا اگر اسی مجلس میں قبضہ نہ کیا گیا تو شرعاً ناجائز ہوگا۔

(۲) مختلف قسم کی کرنسی اگر ادھار پر بیچی جائے تو اسے سود کا حیلہ نہ بنایا جائے، چنانچہ اس کی قیمت بازار میں اس کی رائج قیمت سے زیادہ نہ ہو۔

(۳) اس کاروبار کی حکومت کی طرف سے اجازت ہو، اگر مذکورہ شرائط میں سے پہلی دو شرطوں کا لحاظ نہ کیا گیا تو یہ کاروبار بالکل ناجائز ہوگا، اور تیسری شرط مفقود ہونے کی صورت میں ملکی قانون کی خلاف ورزی کا گناہ ہوگا۔ (مأخذہ تبویب: ۱۹/۴۸۵)

وفی بحوث قضایا فقهیه معاصره ۱۶۸ تا ۱۷۰

فتبین ان عملات الدول المختلفة اجناسا مختلفة ......ولما كانت عملات الدول اجناساً مختلفة جاز بيعها بالتفاضل اجماعاً ......فيجوز اذن ان يباع الريال السعودى مثلاً بعدد اكثر من الروبيات الباكستانية..........ولكن جواز النسيئة فى تبادل العملات المختلفة يمكن ان يتخذ حيلة لاكل الربوا فانه ينبغى ان يقيد جواز النسيئة فى بيع العملات ان يقع ذالك على سعر السوق السائد عند العقد.............................

واللہ اعلم بالصواب

محمد عدنان عزیز

دار الافتاء دار العلوم کراچی

۲۱ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ

۲۶ جنوری ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

محمد عبد المنان

۲۴/۲/۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

۲۴/۲/۱۴۳۲ھ

نائب مفتی

دار الافتاء

فتوی نمبر ۲۷/۱۳۳۳

مورخہ ۲۴ صفر ۳۲ھ

۲۹ جنوری ۲۰۱۱

Scanned by CamScanner